

## ذرائع ابلاغ کے معاشرے اور نوجوانوں پر اثرات اور متوازن طرز عمل

دور حاضر میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ ذرائع ابلاغ سے مراد وہ تمام وسائل ہیں جن کے ذریعے معلومات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی ہیں۔ ان میں ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، رسائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا شامل ہیں۔ آج کے جدید دور میں ذرائع ابلاغ ہماری روزمرہ زندگی کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ ہم گھر بیٹھے دنیا بھر کی خبریں، تعلیم اور تفریح حاصل کر سکتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ نے فاصلے ختم کر دیے ہیں اور انسان کو عالمی سطح پر سوچنے کا موقع دیا ہے۔

معاشرے پر ذرائع ابلاغ کے مثبت اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہ شعور اور آگاہی کو فروغ دیتے ہیں۔ جب لوگ ملکی اور عالمی حالات سے باخبر ہوتے ہیں تو وہ زیادہ ذمہ دار شہری بنتے ہیں اور بہتر فیصلے کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ذرائع ابلاغ سماجی مسائل کو اجاگر کرتے ہیں، جیسے غربت، ناانصافی اور بد عنوانی، جس کے نتیجے میں عوام میں شعور پیدا ہوتا ہے اور اصلاح کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اسی طرح، تعلیمی پروگرامز اور معلوماتی مواد کے ذریعے معاشرے میں علم کا پھیلاؤ ہوتا ہے، جو ترقی کی بنیاد بنتا ہے۔

یہ بات توجہ طلب ہے کہ نوجوان نسل، جو ان ذرائع کی سب سے بڑی صارف ہے، اس کے اثرات سے سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ اسی لیے یہ ضروری ہے کہ ہم نوجوانوں پر پڑنے والے اثرات کا گہرائی سے جائزہ لیں۔

نوجوانوں کے حوالے سے دیکھا جائے تو ذرائع ابلاغ ان کی فکری اور ذہنی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چونکہ نوجوان نئی چیزیں سیکھنے اور اپنانے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں، اس لیے وہ ان ذرائع کے ذریعے جدید علوم، مہارتیں اور عالمی رجحانات سے آشنا ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نوجوانوں کو اظہارِ رائے کا موقع فراہم کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور وہ سماجی معاملات میں فعال کردار ادا کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح، اگر مثبت انداز میں استعمال کیا جائے تو ذرائع ابلاغ نوجوانوں کو باصلاحیت اور باشعور شہری بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ان مثبت پہلوؤں کے ساتھ ساتھ منفی اثرات بھی نہایت واضح ہیں، جنہیں نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔ معاشرتی سطح پر دیکھا جائے تو جھوٹی خبروں اور غیر مصدقہ معلومات کا پھیلاؤ عوام میں غلط فہمیاں اور بے چینی پیدا کرتا ہے، جس سے سماجی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے۔ مزید برآں، بعض اوقات میڈیا سنسنی خیزی کو ترجیح دیتا ہے، جس کے نتیجے میں حقیقت مسخ ہو جاتی ہے اور عوام کی رائے گمراہ کن بنیادوں پر قائم ہوتی ہے۔

نوجوانوں پر اس کے منفی اثرات اور بھی گہرے ہو سکتے ہیں، کیونکہ وہ آسانی سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اگر سوشل میڈیا کا غیر ضروری اور حد سے زیادہ استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف وقت کے ضیاع کا سبب بنتا ہے بلکہ تعلیمی کارکردگی پر بھی منفی اثر ڈالتا ہے۔ اس کے علاوہ، غیر اخلاقی مواد یا غیر حقیقت پسندانہ طرز زندگی کی نمائش نوجوانوں میں احساس کمتری، بے چینی اور غیر ضروری مقابلے کا رجحان پیدا کر سکتی ہے۔ نتیجتاً، ان کی شخصیت اور کردار پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، جو پورے معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

ان حالات میں ایک متوازن طرز عمل اپنانا نہایت ضروری ہے، تاکہ فوائد حاصل کیے جاسکیں اور نقصانات سے بچا جاسکے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ ذرائع ابلاغ کا استعمال مقصد کے تحت کریں، وقت کی مناسب تقسیم کریں اور صرف مستند اور مفید مواد کا انتخاب کریں۔ اسی طرح، والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کی رہنمائی کریں اور انہیں تنقیدی سوچ سکھائیں، تاکہ وہ درست اور غلط میں فرق کر سکیں۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ذرائع ابلاغ ایک دودھاری تلوار کی مانند ہیں، جو معاشرے اور نوجوانوں پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ علم، آگاہی اور ترقی کا ذریعہ ہیں، لیکن ان کا غیر محتاط استعمال نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا، ایک ذمہ دارانہ اور متوازن رویہ ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے ہم ان کے مثبت اثرات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور ایک بہتر معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں